میں بھی اس کا استعمال اسی معنیٰ میں ہوتا ہے اس کی جمع خانات آتی ہے۔ المنجد میں اس کا معنیٰ خانوت، محل نزول المسافرین اور فندق لکھا گیا ہے۔ اور خیل عربی میں گھوڑوں یا گھڑ سواروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے الدار المعروفۃ بخان خیل۔ کا مطلب یہی ہے کہ وہ گھر ایسا مہمان خانہ یا مسافر خانہ کہلاتا تھا جس میں گھوڑے یا گھڑ سوار فوجی رہتے تھے۔ اور اسی مناسبت سے ان کا نام خان خیل پڑ گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب سوات کے خانخیل سے اس کا تعلق جوڑنے کیلئے دور کی کوڑی لائے ہیں۔ بہتر ہوتا اگر ڈاکٹر صاحب اُن روایات کے مأخذ بھی بیان فرماتے جنہیں وہ احادیث کا درجہ دے چکے ہیں۔ امید ہے میری ان معروضات سے ڈاکٹر صاحب کبیدہ خاطر نہیں ہوں گے۔

مولانا عبدالعزیز مظاہری

گورنمنٹ ہائی سکول جمرود

یہ قادیانی تاریخ نویس؟ | قادیانی علم و ادب اور تاریخ و تحقیق کے مختلف میدانوں میں اور مختلف سطحوں پر کھلے اور چھپے جو کام کر رہے ہیں اس کے دو نمونے حال ہی میں سامنے آئے ہیں:

۱۔ ۱۸۵۷ء کا جہاد — از پیام شاہجہان پوری

۲۔ خطوطِ مہر (غلام رسول مہر) — مرتبہ انیس شاہ جیلانی

اوّل الذکر کھلے قادیانی ہیں جب کہ ثانی الذکر اپنے پسندیدہ موضوعات، خطوط مہر پر حواشی اور اس کے مقدمے کے بعض افکار کی روشنی میں فکر و عقیدہ کے ایک خاص مقام پر کھڑے نظر آتے ہیں۔

علمی اور صحافتی حلقے بیدار ہیں

(ایک واقف حال)

۱۸۵۷ء کا جہاد اور قادیانی مصنّف | ایک کتاب ۱۸۵۷ء کا جہاد کا اشتہار پڑھا خیال ہوا کہ جنگِ آزادی کی تاریخ ہو گی۔ مرتب کوئی پیام شاہجہان پوری تھے۔ کتاب ہم نے منگوالی، لیکن پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو پکا قادیانی ہے۔ اور مرزا غلام احمد کا فتویٰ کہ انگریز سے جہاد حرام ہے اس کو ثابت کرنے کیلئے علماء دیوبند اور دیگر مجاہدینِ آزادی کی تاریخ کو مسخ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ سارے حضرات بھی انگریز سے جہاد کو حرام سمجھتے تھے۔ ابھی اس نے اپنا پندرہ روزہ رسالہ تقاضے بھیج دیا جس میں ایک مضمون ہے کہ صحابہؓ کرامؓ بھی وفات مسیح کے قائل تھے۔ میں نے پیام شاہجہان پوری کو کھلا خط لکھا ہے دیکھئے کہ وہ اسے شائع کرتے ہیں یا نہیں۔

مولانا عبدالحق مفتاح العلوم

حیدر آباد